امریکہ اور اسلام

امریکہ میں چینل گیارہ پر "جیری سپرنگر شو" مقبول ترین ٹیلی ویژن پروگراموں میں سے ایک ہے۔ اس شو میں ایسی لڑکیوں کو بلایا جاتا ہے جنہیں اپنے بوائے فرینڈ سے شکایت ہے اور ایسے لڑکوں کو بلایا جاتا ہے جنہیں اپنی گرل فرینڈ سے شکوہ ہوتا ہے۔ جیری سپرنگر دونوں کو آمنے سامنے بٹھاتا ہے اور ان میں ڈائیلاگ شروع کراتا ہے۔ کچھ ہی دیر میں پتہ چلتا ہے کہ دونوں میں غلط فہمی کی وجہ سے کوئی تیسرا ہے اور پھر تیسری لڑکی یا تیسرا لڑکا بھی سٹیج پر نمودار ہوتا ہے۔ اکثر اوقات دھینگا مشتی شروع ہو جاتی ہے' لڑکیاں ایک دوسرے کے کپڑے پھاڑ دیتی ہیں' لڑکے آپس میں لہولہان ہو جاتے ہیں' طرح طرح کے الزمات اور عجیب وغریب حرکات سے ناظرین خوب محظوظ ہوتے ہیں۔ سٹیج پر ایک لڑکے کے کئی لڑکیوں اور ایک لڑکی کے کئی لڑکوں سے ناجائز تعلقات کا بھانڈا پھوٹتا ہے' محبت ایک مذاق نظر آتی ہے اور انسانیت کا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ شو کے آخر میں جیری سپرنگر انتہائی سنجیدگی سے ناظرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ جب تک ہم ایک دوسرے سے وفا نہیں کریں گے' ہماری محبتیں پروان نہ چڑھیں گی' کیونکہ محبت صرف تعلقات کا نہیں بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ سچائی اور ایک دوسرے پر اعتماد کا نام ہے۔

"جیری سپرنگر شو" دیکھ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ جن روایات کو مشرقی ممالک میں ایک مخصوص طبقہ لبرل ازم اور ترقی پسندی کی علامت سمجھتا ہے' امریکہ میں ان روایات کی مذمت شروع ہو چکی ہے کیونکہ ان روایات نے امریکی معاشرے میں اخلاقی بگاڑ کے سوا کچھ پیدا نہیں کیا۔ وائٹ ہاؤس کے سامنے فحاشی وعریانی کے خلاف مظاہرے شروع ہو چکے ہیں۔ اے بی سی ٹیلی ویژن روانہ ایسے پروگرام نشر کر رہا ہے جن میں فحاشی یا عریانی کو ایسی بیماری قرار دیا جاتا ہے جو جرائم کو جنم دیتی ہے۔ واشنگٹن کے بعد نیو یارک میں بھی مجھے ایسے اداروں میں جانے کا اتفاق ہوا ہے جہاں الکوحل یعنی شراب کے استعمال کے خلاف تحقیقات اور منصوبہ بندی شروع ہو چکی ہے۔ یہاں آ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ امریکی حکومت آہستہ آہستہ طالبان کی پالیسیاں اختیار کر رہی ہے۔ پاکستان میں فحاشی وعریانی اور شراب کے خلاف بات کرنے والوں کو مولوی اور قدامت پرست قرار دیا جاتا ہے لیکن پاکستان کے ماڈرن اور ترقی پسند دانشور امریکی ارباب اختیار اور ذرائع ابلاغ کو کیا کہیں گے جو عورتوں اور مردوں کے آزادانہ میل جول کے نقصانات اور شراب کے خلاف مہم چلانے میں مصروف ہیں؟ پاکستان واپسی پر میرے سامان میں آدھے سے زیادہ وزن ایسی کتابوں' ریسرچ رپورٹوں اور دیگر مواد کا ہوگا جن میں شراب کو دماغ اور جسم کی کمزوری' طلاقوں میں اضافے' سڑکوں پر حادثات اور اکثر جرائم کی وجہ قرار دیا گیا ہے۔ امریکی ارباب اختیار اور ذرائع ابلاغ اسلام کی سچائی کا اعتراف کریں نہ کریں' لیکن امریکہ آ کر مجھے اسلام کی سچائی کا پہلے سے زیادہ احساس ہوا ہے۔ اسلام نے جن چیزوں کو چودہ سو سال قبل حرام قرار دیا تھا امریکہ آج انہی چیزوں کو مضر صحت قرار دے رہا ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ عام امریکیوں کو اسلام کے بارے میں زیادہ آگاہی حاصل نہیں ہے۔ وہ اسلام کو لڑنے مرنے اور چار شادیاں کرنے کا مذہب سمجھتے ہیں۔ عرب شیوخ نے اسلام کو یہاں خوب بدنام کیا ہے اور باقی کسر طالبان کے خلاف یکطرفہ پراپیگنڈے نے پوری کر رکھی ہے۔ ۹ مئی کو پورے امریکہ میں "مدرز ڈے" یعنی ماؤں کا دن منایا جاتا ہے۔ امریکیوں کو کسی نے یہ نہیں بتایا کہ مسلمان جنت کو ماں کے قدموں تلے سمجھتے ہیں۔ امریکیوں سمیت پورے مغرب کو اسلام کی اصل تعلیمات سے آگاہ کرنے کے لیے علمائے حق کو انگریزی کے علاوہ فرنچ اور جرمن زبانوں پر توجہ دینا ہوگی اور اشاعت اسلام کے ماڈرن طریقے اختیار کرنا ہوں گے۔ بات کرنے کا طریقہ ٹھیک ہو تو امریکی بہت جلد یہ اعتراف کر لیں کہ جنہیں ہم جنگجو' لڑاکے' بنیاد پرست اور جاہل قرار دیتے تھے' وہی حق پر ہیں۔

(بہ شکریہ روزنامہ اوصاف' اسلام آباد)